سخنان منظم و منظوم

عید آئی لے کے عالمگیر پیغامِ حیات　　اہل ایماں کو مبارک لذت جامِ حیات
رہ نہ جائے دل کسی انساں کا ناکامِ حیات　　بٹ رہا ہے آج بے تخصیص انعامِ حیات

یوں بہم مل کر گلے مسرور ہونا چاہئے
دل سے ہر رنج و کدورت دور ہونا چاہئے

کیوں نہ ہر مومن کو اظہار مسرت سے ہو کام　　آج وہ دن ہے کہ خنداں ہے دل شاہ انام
وارث ملک سلیماں، بادشاہ خاص و عام　　جس کے دم سے چل رہا ہے سارے عالم کا نظام

درحقیقت عید اُسی مولائے دیں کی عید ہے
ہم غلاموں کی مسرت اس کی بس تقلید ہے

عید کی سچی خوشی کا حق اسے ہے بالیقیں　　جس کے روزوں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں
یوں رہا جو تابع احکام رب العالمیں　　نفس امّارہ کو آخر کرلیا زیرِ نگیں

ہے اگر زیر فلک ایسا کوئی فخر بشر
بزم عالم میں ہے وہ ذات امام منتظرؑ

جس کا اقرار محبت حاصل عہد الست　　روح ارباب مودت جس کی صہبا سے ہے مست
رزق عالم کی ہے ضامن جس کی ذات حق پرست　　جس کو بخشا ہے خدائی کا خدا نے بندوبست

جس سے قائم ہے زمانہ درحقیقت ہے یہی
حجتؑ آخر خدا کی تا قیامت ہے یہی

عید ہے قرب پیمبرؐ عید ہے قرب امامؑ عید ہے صبح حقیقت عید ہے باطل کی شام
عید مر جانے کی ضد ہے عید ہے جینے کا نام عید ہے شوق شہادت عید ہے رحمت کا جام

کتنی تعریفیں کرے انسان نصراللہ کی
عید تو اس سال ہے دراصل حزب اللہ کی

دیدنی ہے مسجد جامع کا فیض دلپذیر پڑھنے آیا ہے نماز عید اک جمّ غفیر
دل میں لے کر آرزوئے طاعت رب قدیر ہوگئے صف باندھ کر استادہ افراد کثیر

جس گھڑی گونجے فضا میں نعرہ ہائے الصلوٰت
ہوگیا آمادۂ خیر عمل ہر خوش صفات

یوں ہوا مشغول امام ارکان کے آغاز میں کی تلاوت حمد و سورہ کی بلند آواز میں
سن کے قرآں کی صدائیں دل نشیں انداز میں ہوگئے بیدار نغمے زندگی کے ساز میں

دل کو حاصل قرب خالق میں حضوری ہوگئی
چند ساعت مادّی دنیا سے دوری ہوگئی

جوش پر ہے کس قدر دریائے احسان جواد لوگ سنتے ہیں باطمینان فرمان جواد
ہو رہے ہیں مستفیض علم و عرفان جواد ہاں مگر اک خاص تر ہے آج اعلان جواد

منتشر دانوں کو مل کر ایک ہونا چاہیئے
کون کہتا ہے کہ ایسے وقت سونا چاہیئے

آج ہے سب سے بڑی اپنی ضرورت اتحاد خود جماعت اتحاد ہے خود ہے ملت اتحاد
کر کے دیکھو کتنی مستحکم ہے طاقت اتحاد دینداروں کے لئے دنیا کی دولت اتحاد

تفرقہ پرداز لوگوں کا برا انجام ہے
اتحاد عالمی، توحید کا پیغام ہے

(ادارہ)